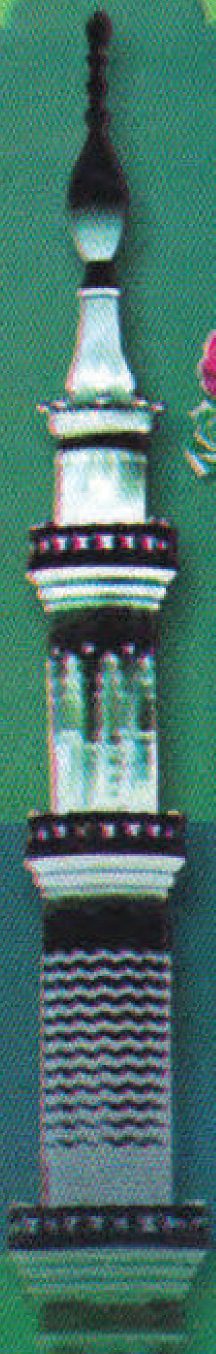
ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْن

تاریخ مشائخ چشت



تالیف

برکۃ العصر قطب العالم، عارف باللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا المہاجر المدنی قدس سرہ۔ مصنفؒ کی سب سے پہلی تالیف ہے جو سنہ ۱۳۲۹ھ میں مکمل ہوئی۔ اس میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر اپنے پیر و مرشد حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ تک اپنے سلسلہ کے بیالیس ۴۲ مشائخ کے حالات وقیعہ وغیرہ جمع کئے ہیں۔

ناشر مکتبۃ الشیخ ۳/۴۴۵۔ بہادر آباد۔ کراچی

مکتبۃ الشیخ

بیاد

قطب العالم، برکۃ العصر، شیخ الحدیث، عارفِ کبیر حضرت مولانا محمد زکریا صاحب
کاندھلوی ثم مہاجر مدنی قدس اللہ سرہٗ

مکتبہ نے حضرت شیخؒ کی خود اپنی اور حضرت کی پسند فرمودہ
تصانیف کی طباعت کا آغاز کیا ہے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحات	نمبر شمار	عنوان	صفحات
۱	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۲	۱۳	خواجہ ابو اسحٰق رح	۱۵۱
۲	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۷۱	۱۴	خواجہ ابو احمد ابدال رح	۱۵۳
۳	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۸۸	۱۵	خواجہ محمد رح	۱۵۵
۴	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۱۰۳	۱۶	خواجہ سید ابو یوسف رح	۱۵۷
۵	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۱۰۹	۱۷	خواجہ مودود چشتی رح	۱۵۹
۶	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۴	۱۸	خواجہ شریف زندنی رح	۱۶۰
۷	خواجہ عبد الواحد بن زید رح	۱۲۱	۱۹	خواجہ عثمان ہارونی رح	۱۶۳
۸	خواجہ فضیل بن عیاض رح	۱۳۰	۲۰	خواجہ معین الدین چشتی رح	۱۶۵
۹	حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رح	۱۳۷	۲۱	شیخ قطب الدین بختیار کاکی رح	۱۷۱
۱۰	خواجہ حذیفہ مرعشی رح	۱۴۵	۲۲	شیخ فرید الدین شکر گنج رح	۱۷۶
۱۱	خواجہ ہبیرہ بصری رح	۱۴۷	۲۳	خواجہ علاؤ الدین صابر کلیری رح	۱۸۰
۱۲	خواجہ علو ممشاد دینوری رح	۱۴۸	۲۴	خواجہ شمس الدین ترک رح	۱۸۲

آپ کی عادت ایک قرآن دن میں اور دو قرآن شب میں ختم کرنے کی تھی۔ آپ صاحب الاسرار تھے۔ لیکن سر ظاہر نہیں فرماتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ باتفاق اہل زمانہ قطب ابدال تھے۔ نذرانہ قبول نہیں فرماتے تھے۔ اچھے لباس یا اچھے کھانے سے بھی احتراز فرماتے تھے۔ آپ کی وفات تین جمادی الآخری ۳۵۵ھ میں ہوئی اور چشت میں مزار ہے۔ قطب العالمین آپ کی تاریخ وفات بتائی جاتی ہے۔ آپ کے خلفاء میں خواجہ ابو محمد اور خواجہ خدابندہ ہیں"۔ [۱]

(۱۵) خواجہ محمد یا ابو محمد بن ابی احمد قدس سرہٗ

آپ کا لقب ولی الدین یا ناصح الدین تھا۔ مادر زاد ولی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حمل کے زمانہ میں والدہ کے پیٹ سے ذکر اللہ کی آواز آتی تھی۔ نسباً سید حسنی تھے۔ آپ کی ولادت محرم ۳۳۱ھ میں ہوئی۔ پیدا ہونے کے وقت سات مرتبہ کلمہ پڑھا ایام رضاعت میں مشغول بذکر رہتے تھے۔ اور پانچوں وقت آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر ان گنت کلمہ پڑھتے تھے۔ جو شخص آزماتے آتا وہ ہی مسلمان ہو جاتا۔ اپنے والد خواجہ ابو احمد سے خرقہ خلافت پایا۔ سات سال کی عمر میں بیعت ہوئے اور بارہ سال کی عمر تک ایک حجرہ میں تنہا رہے اور روزانہ روزہ دار رہتے تھے۔ مجاہدہ بہت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ دریا کے کنارے پر اپنی گدڑی میں پیوند وغیرہ لگا رہے تھے کہ بادشاہ آیا اور اس نے ایک تھیلی دیناروں کی دی۔ انھوں نے انکار فرما دیا۔

---

[۱] تذکرۃ الفقراء، خزینۃ الاولیاء۔ تعلیم الدین، نور العاشقین۔

اس نے اصرار کیا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ ہمارے بڑوں کا یہ طریقہ نہیں اس لئے میں نہیں لیتا۔ اس نے بعد اصرار کیا۔ جب اس نے بہت مجبور کیا تو شیخ نے دریا کی طرف مُنہ پھیرا۔ دریا سے سیکڑوں مچھلیاں مُنہ میں دینار لئے ہوئے کنارہ پر آئیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اس قدر خزانہ غیبیہ موجود ہو وہ تمہاری تھیلی کی کیا قدر کرے۔

خواجہ ابو محمد کی ہمشیرہ بھی نہایت بزرگ متقیہ تھیں ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتی تھیں۔ جس کی وجہ سے نکاح کی بھی رغبت نہیں ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ خواجہ ابو محمد ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ ہمشیرہ تمہارے پیٹ سے ایک لڑکے کا وجود جو ایک وقت میں قطب الاقطاب ہونے والا ہے مقدر ہو چکا ہے اور وہ بلا نکاح ممکن نہیں اس لئے تم نکاح کرلو۔

اُنھوں نے اس وجہ سے کہ باعثِ مشغولی ہوگا۔ قبول نہ فرمایا۔ حتیٰ کہ چند روز بعد اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ اسی قسم کا مضمون ارشاد فرمایا اور محمد سمعان جن سے نکاح کرنا تجویز تھا ان کو بھی بتایا۔ یہ ہی مضمون خواجہ ابو محمد نے بھی دیکھا بالآخر صبح کو سید محمد سمعان کو بلا کر نکاح پڑھوادیا۔ ان سے خواجہ ابو یوسف جو شیخ کے خلیفہ ہیں اور آئندہ ان کا ذکر آنے والا ہے وہ پیدا ہوئے۔

ستّر سال کی عمر میں بادشاہ غیبی محمود غزنوی کے ساتھ سومنات کے جہاد میں شریک ہوئے اور اپنے چند خدام کو ساتھ لے کر خود میدان کارزار میں پہنچے۔

حضرت شیخ کی وفات چہارم ربیع الاول یا شروع رجب ۴۱۱ھ کو ہوئی۔ آپ کی پوری عمر اسّی سال کی ہوئی۔ امام برحق آپ کی تاریخ وفات ہے اور چشت میں